

لیے خواجہ حافظ نے کہا ہے :

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضرؑ از آبِ حیاں تشنہ می آرد سکندر را

شرح : اگر کوئی بُرا کہے تو اس پر کان دھرنے کی ضرورت نہیں۔
کان دھرو گے تو دل مکدر ہوگا اور جواب دینے کی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے
اگر کسی سے کوئی بُرائی سرزد ہو تو اسے جتاؤ نہیں، جتانے سے اس کا دل
بُرا ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ صند میں آکر وہ اس بُرائی کے لیے اور جبری
ہو جائے۔

اگر کوئی شخص غلط راستے پر چلے تو اسے روک لو۔ اگر کسی شخص سے
غلطی ہو جائے تو معاف کر دو۔

مولانا طباطبائی چھٹے اور ساتویں شعر کے متعلق فرماتے ہیں کہ تشابہ ترکیب
سے بندش میں حسن پیدا ہوا ہے اور پہلے شعر میں کہنے کی تکرار بھی لطفت
سے خالی نہیں۔

کون ہے، جسے کوئی نہ کوئی حاجت نہ ہو؟ اگر تم کسی کے پاس کوئی
ضرورت لے جاؤ اور وہ پوری نہ ہو تو شکایت نہ کرو۔ یہ سمجھو کہ ضرورت مند
بہت زیادہ ہیں اور کوئی بھی شخص ان سب کی ضرورت پوری نہیں کر سکتا۔
سکندر نے خضرؑ کو رہنا بنایا تھا، مگر نتیجہ کیا نکلا؟ وہ خود آبِ حیات پی
کر ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور سکندر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلایا، چنانچہ وہ تیس
سال ہی کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو گیا۔ یہ مثال سب کے سامنے ہے اب
کوئی کسی کو کس بھروسے پر رہنا بنائے؟

۱۰۔ شرح : اے غالب! جب امید ہی باقی نہ رہی تو کسی کا گلہ
شکوہ کرنے سے کیا فائدہ ہے اور کیوں کیا جائے؟ گلہ شکوہ ہمیشہ اس سے
کیا جاتا ہے، جس سے کچھ امید ہو۔ جب بنیاد ہی موجود نہ ہو تو عمارت بنانے